سوموار 24- جنوری 2000ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
PH: 0092 4524 213029

سوموار 24 جنوری 2000ء - 16 شوال 1420 ہجری - 24 صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 19

کامل مومن

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں- اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتا ہے-

(جامع ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر- اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں-

دیکھو کہ موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کا پیٹ پالوں- سپاہی لڑائی میں سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گذارہ ہو- بڑے بڑے عہدیدار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں- وہ کیا ہوتا ہے؟ عورتوں کے لئے ہوتا ہے- عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہئے کپڑا چاہئے- مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے- لیکن خداتعالیٰ نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے-

یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو- تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو- کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے- پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو- (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 30)

ہر ایک عورت کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے- اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے مگر والدین تو اپنے بچہ سے کچھ نہیں لیتے وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے اور آئندہ زمانے کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سبّ و شتم پر اتر آتی ہے اور یہ ایک ایسا ناپسند فعل ہے جس کو خداتعالیٰ اور مخلوق دونو ناپسند کرتے ہیں-

خداتعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں- ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد- پھر اس کے دو حصے کئے ہیں یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال- اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اور اطاعت- پس کیا بدقسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق عباد اور حقوق اللہ دونو کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے- (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 180)

محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ نواب مسعود احمد خان مرحوم انتقال فرماگئیں

ربوہ 22-جنوری 2000ء- احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیگم محترم نواب مسعود احمد خان صاحب مرحوم 21- جنوری 2000ء کو اسلام آباد میں اے ایف آئی سی کے سی سی یو وارڈ میں انتقال فرماگئیں- انکی عمر 78 سال تھی- آپ محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر ضلع کراچی اور محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کی والدہ تھیں- آپ کی اولاد میں دو بیٹوں کے علاوہ تین بیٹیاں ہیں- جن کے اسماء گرامی یہ ہیں- محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بیگم میر محمود احمد صاحب ابن میر مشتاق احمد صاحب، محترمہ امتہ الواسع رعنا صاحبہ مرحومہ بیگم مکرم ملک خالد احمد زفر صاحب، محترمہ امتہ الناصر صاحبہ بیگم مکرم ظہیر احمد خان صاحب ابن ڈاکٹر نصیر احمد خان مرحوم-

مرحومہ نہایت نیک فطرت خاتون تھیں- جب تک آپ کی نظر کام کرتی رہی اس وقت تک آپ نے بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ جاری رہا- یہ بابرکت کام آپ ساری عمر کرتی رہیں- لجنہ کے کاموں میں دلچسپی لیتی تھیں- الفضل میں مضامین بھی لکھے جو بے حد پسند کئے جاتے رہے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے- آمین-

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی علالت

18-جنوری کو بیت المبارک ربوہ میں مغرب کی نماز کے لئے جاتے ہوئے سڑک پر سائیکل سے گرنے کے باعث ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی- فوری طبی امداد کے لئے فضل عمر ہسپتال ربوہ لایا گیا جہاں ابتدائی ٹیسٹ وغیرہ لئے گئے اور طبی امداد مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور ڈاکٹر سید

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 85

ریکارڈشدہ 9۔جولائی 1999ء
نشر 11۔جولائی 1999ء

بزرگان سلسلہ

تین بزرگان سلسلہ کی تصاویر پر مشتمل ایک کارڈ اردو کلاس کے نام کسی نے بھجوایا حضور انور نے نام بہ نام بزرگان کا تعارف کچھ اس طرح کروایا۔

نمبر1 حضرت سیدنا مرزا ناصر احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (خلیفہ بننے سے پہلے)

نمبر2 حضرت سید سرور شاہ صاحب

جن کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ایک قصیدہ بھی لکھا ہے بہت قابل انسان تھے۔ علم کا خزانہ تھے دلائل کی بھرمار تھی۔ عربی زبان کے چوٹی کے لکھنے والے اور گرائمر کے بہت ماہر تھے اور انہوں نے خود ہی سب دنیا میں پھر کے پڑھا ہے۔ بہت عظیم الشان وجود تھا۔ سید سرور شاہ صاحب ان کی ہمارے خاندان میں بھی کافی رشتے داری ہے۔

نمبر3 حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

یہ مولوی ابو العطاء صاحب ہیں یہ تو سب جانتے ہی ہیں۔

میزبان

آج کی اردو کلاس ڈاکٹر فرید احمد صاحب کے گھر منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ جب میزبان کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور کے دست مبارک کا بوسہ لینے کا شرف بھی حاصل کیا۔

جس کمرہ میں اردو کلاس کا انتظام کیا گیا تھا اسے خوب آراستہ کیا گیا تھا ایک طرف حضرت مسیح موعود کا مصرعہ جلی حروف سے لکھا ہوا تھا۔ ؎

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بلاشبہ یہ روز اہل خانہ کے لئے بہت مبارک چڑھا کہ چاند ان کے آنگن میں ڈھیروں خوشیاں لے کر اترا۔ اس خوش بختی پر ان کی نسلیں بھی فخر کریں گی۔ اور بقول چوہدری محمد علی مضطر صاحب بزبان حال ـــ یہ کہتی رہیں گی۔ ـ

اترا تھا چاند شہر دل وجاں میں ایک بار
اب تک ہیں آنگنوں میں اجالے پڑے ہوئے

فرمایا آج ایک بات کا افسوس ہو رہا ہے۔

ناصرہ کی بیٹیاں جو ہماری دو لاڈلی بچیاں ہیں ان کو (Chicken Pox) نکل آیا ہے۔ بہت ان کی طبیعت نیک ہے وہ نہیں چاہتیں کہ دوسرے بچوں کو لگ جائے........ ان کے لئے سب دعا بھی کریں۔

نئے پروگرام

فرمایا آپ لوگوں کے لئے اب میں نے ایسے پروگرام سوچ لئے ہیں اس لئے آئندہ مجھے ہر وقت یہ جھگڑا نہیں رہے گا کہ اب مجھے اردو کلاس کے لئے کیا کرنا ہے۔ نئے سے نئے پروگرام آپ لوگ خود بنائیں گے۔ ایک دن الف لیلیٰ کی کہانیوں کے اوپر تقریر ہوگی۔ اور بھی دوست جو اسی قسم کے پروگرام تیار کر رہے ہیں وہ شامل ہو جائیں گے۔

غانا کی کہانیوں کے متعلق بھی پروگرام تیار ہوگا۔ چینی کہانیوں پر بھی کام ہوگا۔ میں نے سوچا ہوا ہے کہ سرکلر کر دیں گے کہ جو مشہور کہانیاں لکھنے والے اور لکھنے والیاں انگلستان کی ہیں وہ تو بچے خود ہی پڑھ سکتے ہیں اس میں سے اپنے لئے مضمون نکال لیں گے۔

تو اس طرح انشاء اللہ آپ لوگوں کے لئے اردو کلاس کا ہمیشہ کے لئے ایک مائدہ بن جائے گا۔

لطیفے مجھے دیکھنے پڑیں گے باقی سب کام اس طرح ہو جائیں گے کہانیوں میں دردناک کہانیاں بھی چننی ہیں اور ہنسنے والی کہانیاں بھی۔ اپنی اپنی مرضی سے انتخاب کریں۔ مثلاً ایک انگلستان کا مصنف ہے۔ Jerome K Jerome اس کی کہانی ہے ہمارے ایک اردو دان نے ترجمہ بھی کیا ہوا ہے۔

چچا چھکن نے تصویر ٹانگی۔ اس کے ایک حصے کا ترجمہ کیا ہوا ہے وہ کہانی بھی بہت دلچسپ ہے۔ جس نے اپنے لئے ہر مزاحیہ کہانی چننی ہے اس کو میں کہوں گا Jerome کی کہانیوں کے نمونے بنائے دلچسپ لکھے اور پھر اس کے علاوہ تجربے کر کے دکھا بھی دے۔

یہ قصہ آپ نے سنا ہوا ہے Jerome کی کہانیوں میں سے ایک آدمی دیوار پر کیل ٹھونک رہا تھا مگر کیل کا منہ مخالف دیوار کی طرف تھا۔ اور ہتھوڑے کے ذریعے نوک کے اوپر ضرب مار رہا تھا کیل ٹھکتا نہیں تھا وہ بہت حیران ہوا کہ کیا وجہ ہے اتنے میں اوپر سے اس کا دوست آجاتا ہے اس نے کہا کیا کر رہے ہو اس نے کہا میں تصویر میں کیل ٹھونک رہا ہوں وہ کہنے لگا بیوقوف یہ تو اس دیوار کا کیل ہے۔

اس نے کہا آہا اب سمجھ آئی ہے اس قسم کی مزاحیہ باتیں Jerome کی کسی بچے کو پسند ہوں تو وہ اپنے لئے چن سکتا ہے اسی طرح ایک مشہور لکھنے والا ہے انگلستان کا P.G Wode House اس کی کہانیاں بھی بہت دلچسپ ہوتی ہیں اس نے ایک کیریکٹر بنایا ہوا ہے اس کا نام Thank You Jeeves ہے۔

ہے لارڈ مگر دماغی لحاظ سے بے چارہ معمولی سا ہے۔

اس کا جو Butler ہے وہ بہت ہوشیار ہے وہ اپنے لارڈ کو مصیبتوں سے نکلنے کے مشورے دیتا ہے۔ کیا کرنا چاہئے۔ ساتھ ساتھ اس کے ساتھ مذاق بھی کرتا ہے۔ بیک وقت بظاہر اچھا مشورہ بھی دے رہا ہے اور ساتھ اپنے دل کا مذاق بھی نکال لیتا ہے۔ دل میں جذبہ ہے تاکہ اس کو چھیڑوں وہ بھی پورا کر لیتا ہے Thank You Jeeves اور اسی طرح بہت سی Jeeves کے نام پر کہانیاں ہیں P.G Wode House کی وہ کہانیاں اگر پیش کرنی ہوں تو ان کا ایک حصہ اپنے لئے چن لیں۔

اسی طرح ہماری جو سلیمہ ہے یہ فرنچ کہانیوں کے اوپر بہت اچھا مضمون تیار کر سکتی ہے فرانسیسی بھی بہت اچھا اچھا لکھنے والے تھے۔ فرانسیسی جو لکھنے والے ہیں ان کی مشہور ناولز جو ہیں مثلاً Hunch Back اس میں ایک HunchBack بھی بنتا ہے وہ اگر آپ نے دکھانا ہو تو ہماری سلمیٰ اچھا HunchBack بن سکتی ہے یا اور کوئی بن سکتا ہے مثلاً موٹا بچہ اس کا نمونہ بنا سکتی ہیں بہت اچھی اچھی کہانیاں لکھنے والے فرانس میں موجود ہیں لٹریچر کا تعارف بھی دنیا سے ہو جائے گا کہ فرنچ لٹریچر میں کون کون سے لکھنے والے ہیں اب یہ مضمون کئی تیار کریں۔ اور لکھ کے مجھے اطلاع کرتی رہیں کہ میں نے اتنا مضمون تیار کر لیا ہے۔ اتنا' اتنا غرضیکہ پوری لسٹ آپ کی بن جائے گی اور انگریز لکھنے والوں میں سے جو بہت مشہور کہانیاں ہیں ان کا بھی میں نے پرائیویٹ سیکرٹری سے تعارف کروا دیا ہے وہ لکھ کے سب کو بھیج دیں گے آپ کے لئے اتنا مواد اکٹھا ہو جائے گا کہ آئندہ مجھے کسی قسم کی زیادہ محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میرے اور بھی کام ہوتے ہیں۔ آپ خود ایک رستے پر چل پڑیں گے۔ اور سب دنیا کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

خطوط

تہمینہ ظفر کی طرف سے جلیبیں اور اس کے بھائی کے لئے تحفہ آیا تھا۔

عذرا سلمیٰ فاروقی نے جرمنی سے خط لکھا ہے کہ غبارہ کی نظم بہت اچھی تھی۔

حنا رحمان نے دلچسپ خط لکھا۔ اس نے الف۔ ب۔ پ۔ ت...ے تک لکھ دیا۔ اور نیچے اپنا نام لکھ دیا۔

نسیم احمد صاحب ہرل دار العلوم غربی ربوہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے ایک لمبی نظم بھیجی تھی اس میں سے میں نے چند شعر چن لئے ہیں چونکہ مرمت بھی لگانی تھی اس لئے مجھے زیادہ وقت نہیں ملا جتنا بھی ملا یہ میں آپ کے سامنے اس طرح پیش کرتا ہوں اسے ہمارے ظہیر میاں سنائیں گے۔ نسیم احمد ہرل اب اپنی نظم سن لیں۔

صبح دیکھوں میں شام دیکھوں کلاس اردو تمام دیکھوں
موٹے چھوٹے کی پیاری باتوں سے مسکرائے امام اپنا

ہمیں یہ توفیق دے کہ سب کی خدمت کریں ہمیشہ
کبھی تو یوں ہو کہ لب پہ آئے پیارے آقا کے نام اپنا

صبح دیکھوں میں شام دیکھوں کلاس اردو تمام دیکھوں
قریب آقا کے پلنے والو غموں کے ماروں کو یاد رکھنا

اگرچہ خوشیوں میں محو بے شک کہ پاس ہی ہے امام اپنا
نسیم پہنچے سلام سب کو کہ خوش ہو اس سے امام اپنا

صبح دیکھوں میں شام دیکھوں کلاس اردو تمام دیکھوں
موٹے چھوٹے کی پیاری باتوں سے مسکرائے امام اپنا

ایک دوست ناصر احمد صاحب دار البرکات ربوہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے خط لکھا ہے انہوں نے ایک سچ مچ کا لطیفہ بھیجا ہے۔ اور یہ چینی صاحب کے متعلق۔

احمد نگر بورڈنگ ہاؤس میں جامعہ احمدیہ کے طلبہ رہتے تھے اس وقت کی بات ہے کہ محمد عثمان صاحب چینی صبح سویرے ورزش کیا کرتے تھے عثمان صاحب نے اپنا مخصوص گھگرا جیسا پہنا ہوتا تھا جب یہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے اور سائیڈوں پر کرتے اچھلتے کودتے تھے تو گاؤں کی عورتوں کو پتہ نہیں تھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں وہ غور سے ان کو دیکھتی اور کہتی تھیں

شودا تے چن دا اے پر کملا وچارا سودائی ہو گیا اے

(یعنی بے چارہ چین سے آیا ہے مگر یہاں آ کے پاگل ہو گیا ہے)

مقابلہ تقاریر

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچوں کے مابین دلچسپ فی البدیہہ تقریری مقابلہ کروایا۔ آڈو صاحب کی تقریر کا عنوان "سچائی" تھا آڈو صاحب نے تھوڑی سی تقریر کی اور آخر پر خود ہی کہنے لگے

آڈو صاحب مبارک ہو ان کی اس بات سے سبھی بے ساختہ ہنس پڑے اور محفل کشت زعفران بن گئی۔

- موٹے بچے کی تقریر کارٹونوں کے متعلق تھی۔
- ایک بچے کی تقریر کا موضوع کہ "بچپن میں مجھے کب مار پڑتی تھی"
- ایک تقریر "کرکٹ" پر ہوئی
- آخری تقریر کا عنوان تھا "میری دلچسپ چیز"

فرمایا:۔

آج ہمارے مہمان نواز ڈاکٹر فرید صاحب ہیں۔

شوکی کی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں ہے اس لئے دعا بھی کرنی ہے پوری طرح ٹھیک ہو جائیں۔ میں نے انہیں خود ہی روک دیا تھا آج دوپہر کی آئی ہوئی تھیں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا جب تک پوری تسلی نہ ہو جائے اس وقت تک کلاس میں نہ آئے۔ آپ نے ہدایت فرمائی۔

شوکی اور اس کے بچوں کے لئے کھانا یہاں سے بھجوا دیں گے۔

جرمنی سے آئی ہوئی مہمان محترمہ نورین تبسم بنت حاجی فضل الٰہی صاحب کو حضور انور نے پاس بلایا اور فرمایا۔ بچی بہت ذہین ہے ان کو اللہ نے غیر معمولی دماغ دیا ہوا ہے میں نے ان کو کہہ دیا ہے جب بھی آئیں کلاس میں شامل ہو جایا کریں۔

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے عالمی درس کے اہم نکات نمبر 19 یکم جنوری 2000ء

انسان کا صرف ظاہری طور پر زندہ ہونا کافی نہیں اسے دین کا علم بھی ہونا چاہئے

ہر بلندی کو حاصل کرنے کیلئے شرح صدر ہونا چاہئے۔ اسی لئے اللہ کے نبیوں کو وسعت کے ساتھ عطا کیا جاتا ہے

احکام الٰہی کو ماننے سے دنیا میں ہی جنت اور سلامتی کا گھر ملتا ہے

(درس کے یہ نکات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: یکم جنوری 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن کے سلسلے میں سورہ الانعام کی آیات نمبر 117 تا 139 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کے درس کے چیدہ چیدہ اہم نکات پیش کئے جاتے ہیں۔

سورہ الانعام کی آیت نمبر 117 کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا کہ جو بھی بات قرآن کے مطابق ہے وہ علم ہے اور جو بات مخالف قرآن ہے وہ ظن اور جھوٹ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بات قاعدہ کلیہ ہے اور سو فیصد درست ہے۔ قرآن نے کہا کہ اس کو چھوڑ کر جتنی باتیں تم لاؤ گے وہ ظن پر مبنی ہوں گی۔

آیت نمبر 118 کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن فرماتا ہے کہ بھٹک جانے والے خود نہیں سمجھ سکتے کہ وہ ہدایت کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اللہ ہی یہ بات خوب جانتا ہے۔ کیونکہ راہ حق سے بھٹکنے والوں کو اپنے اعمال پر حسن ظن ہوتا ہے۔

سورہ الانعام کی آیت نمبر 119 کے ضمن میں فرمایا یعنی وہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہے۔ اگر بندوق سے شکار پر فائر کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تو یہ بھی جائز ہے اور شکاری کتوں کو چھوڑنے سے پہلے بھی بسم اللہ پڑھ لی جائے تو ان کا مارا ہوا شکار بھی حلال ہوگا۔

آیت نمبر 120 کے ضمن میں فرمایا بھوک اگر اتنا مجبور کردے کہ جان جانے کا خطرہ ہو تو سؤر بھی کھانا جائز ہے مگر اتنا ہی کہ اگر نہ کھائے تو مر جائے۔ یعنی کھائے تو مزے کی خاطر نہیں بلکہ جان بچانے کی خاطر کھائے۔ حضور نے فرمایا طالب علمی کے زمانے میں لندن میں میں نے ایک صاحب کو سؤر بڑے مزے سے کھاتے دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ ... ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہ پھر یہ کیا کھا رہے ہیں؟ اس نے کہا بھوک بہت لگی ہے۔

آیت نمبر 121 سورہ الانعام کے ضمن میں امام رازی کا نکتہ بیان فرمایا کہ ہر قسم کا گناہ خواہ ظاہر ہو یا باطن ہو حرام۔ خواہ نفس اسے جائز قرار دے رہا ہو۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ظاہری گناہ کہ کسی کا مال چرا لیا۔ کسی کو دکھ دے دیا۔ کسی بات پر جھوٹ بول دیا۔ دوسرے مخفی گناہ ہوتے ہیں یعنی کینہ تکبر بغض وغیرہ۔ یہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کی برائی مخفی ہوتی ہے۔ سؤر کی مثال ہے کہ اس کی برائی مخفی ہے۔

آیت نمبر 122 کے ضمن میں فرمایا اگر اللہ کا نام لے کر نہ کھایا جائے تو فسق پیدا ہوتا ہے اور دل سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ حکمت ہے اللہ کا نام لے کر کھانے کی۔ قتل کرنے والے جلادوں سے جب انٹرویو لیا گیا کہ جب تم ہاتھ گھما کر تلوار مارتے ہو اور گردن اڑا دیتے ہو تو کیا تم کو رحم نہیں آتا اس نے کہا یہ کیا سوال ہے؟ یہ میرا پیشہ ہے۔ دراصل ان کا کام ہی ایسا ہے کہ ان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر 123 کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مردہ سے مراد ظاہری مردہ نہیں جسے زندہ کیا گیا بلکہ جہالت کے سبب سے مردہ تھا اسے علم کی دولت سے زندہ کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں لکھا ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کے لئے صرف ظاہری طور پر زندہ ہونا کافی نہیں اسے علم بھی چاہئے تاکہ کسی بھی صورت حال سے دوچار ہو تو لاعلمی اور جہالت کے سبب نقصان نہ اٹھائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا مردہ کو زندہ اس طرح کیا کہ اسے روشنی عطا کی۔ اس روشنی میں وہ چلتا پھرتا ہے۔

آیت نمبر 125 کے ضمن میں امام رازی کی تفسیر بیان فرمائی کہ اللہ نے یہاں پر کفار کے حسد کا نقشہ کھینچا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک انہیں ویسا ہی نشان نہ دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا جاتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کے پیغام کی حفاظت کر سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس ضمن میں فرمایا وہ کہتے ہیں کہ ہم کو بھی انعام ہو۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے زمیندار سے معاملہ وصول کرنے والا یہ کہے کہ بادشاہ کو دیتا ہے تو مجھے کیوں نہیں دیتا۔ جب بھی خدا کسی کو نبی بنا کر بھیجتا ہے تو اس کے اندر ایسی علامتیں بھی رکھ دیتا ہے جو لوگوں کو دکھائی دیتی ہیں۔ اور بندے اس کے قریب ہو جاتے ہیں۔ اس کے بغیر اصلاح ممکن نہیں۔ پاک صحبت سے ہی پاک تبدیلی ہوتی ہے۔

آیت نمبر 126 کے بارے میں فرمایا جو گمراہ ہوتا ہے اس کا سینہ گھٹا ہوا ہوتا ہے جیسے بلندی پر چڑھ رہا ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دل کی تکلیف میں سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر بلندی حاصل کرنے کے لئے شرح صدر ہونا چاہئے۔ اسی لئے حضرت موسیٰ کو دعا سکھلائی کہ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے تاکہ جو بیان کرنا چاہئے وہ آسان ہو جائے۔ یہ وہ صفات ہیں جس سے اللہ کے سب نبی متصف ہوتے ہیں۔

امام رازی نے فرمایا شرح صدر کا لفظ قرآن کریم میں نامناسب چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جب کسی کا دل کفر پر کھل جائے تو وہ حق کی تلاش میں کوشاں ہی نہیں رہتا۔ علامہ زمخشری نے بیان کیا کہ اللہ ایسے دل پر لطف و کرم کرتا ہے جس کا دل حق کے لئے مائل ہو جاتا ہے تب اللہ اسے حق قبول کرنے کی راہیں دکھا دیتا ہے۔

آیت نمبر 128 کے ضمن میں فرمایا اللہ کے پاس ان کے لئے امن کا گھر ہے۔ یعنی جنت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت اسی طرح اللہ کا گھر ہے جیسے کعبہ کو بیت اللہ کہا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا احکام الٰہی کو ماننے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ہی جنت اور سلامتی کا گھر ملتا ہے۔

سورہ الانعام کی آیت نمبر 129 کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب ملک میں رعایا ہی ظالم ہو جائے تو ان کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا جب حاکم ظالم ہو تو استغفار کرو۔ ظالموں پر ظالم ہی حاکم ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر 131 کی تفسیر کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں جن و انس سے رسول آنے کی بات کی گئی ہے۔ انبیاء قوم کے معززین ہی ہوتے ہیں جن کی سربراہی میں آنحضرت ﷺ ہر پہلو سے قوم کے سردار تھے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگرچہ خدا کے ہاں ذات پات کی کوئی قید نہیں مگر لوگوں کا بہانہ توڑنے کی خاطر معززین میں سے ہی نبی بناتا ہے۔

آیت نمبر 132 کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں عذاب تو آتے ہی رہتے ہیں۔ نبی آئے یا نہ آئے۔ لیکن نبی کے انکار سے جو عذاب آتا ہے اس میں فرق یہ ہوتا ہے کہ نبی کو عذاب کی پیشگوئیاں پہلے سے بتادی جاتی ہیں۔ جب نبی آجائے اور اس کی بیان کردہ پیش خبریاں بھی پہلے سے موجود ہوں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ خبر عالم الغیب خدا نے بتائی ہے۔ یہ نبی کے اپنے بس کی بات نہیں ہوتی۔ یہ نشانات نبوت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے ہوتے ہیں ان کے لئے جو غور کرتے ہیں۔ جو غافل ہیں ان کے لئے یہ نشانات بے کار ہوتے ہیں۔

آیت نمبر 134 کی تفسیر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کریمہ کا تعلق نیک آدمیوں کے آنے کے ذکر سے ہے۔ جب خدا چاہتا ہے تو وہ کسی قوم کی بے اعتنائی اور غفلت کی وجہ سے ایک اور قوم لے آتا ہے جو اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ

تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارے بغیر اللہ کے اقدامات دنیا میں نافذ نہیں ہو سکتے وہ تمہارے بعد ایک اور قوم لے آنے پر قادر ہے۔ ایک وجود کے جانے کے بعد وہ دوسرا بھی لا سکتا ہے جو صلاحیتوں کے لحاظ سے بہتر ہو۔

آیت نمبر 135 کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد پیش فرمایا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نے حق کے پھیلنے اور مخالفوں کے رسوا ہونے کا وعدہ دیا ہے۔ یہ وعدہ عنقریب پورا ہونے والا ہے۔ اللہ فرماتا ہے تم ہرگز اس کو روک نہیں سکو گے۔ بعض ایسی باتیں ہیں جو ہو کر رہنے والی ہیں۔ اللہ اور اس کا رسول بہرحال غالب ہو کر رہیں گے۔

آیت نمبر136 کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا اپنی پوری طاقت اور پورے زور سے کام لو پھر دیکھو انجام کس کا ہوتا ہے۔ ایک طرف ایک انسان ہے دوسری طرف امراء اور رؤساء ہیں۔ اب جتنا زور چاہو لگا کر دیکھ لو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک انسان کی مخالفت پر لوگوں کو ابھارا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اگر تم پر میرا سچ مشتبہ ہے تو اپنی اپنی جگہ پر عمل کرو۔ میں بھی کروں گا۔ پھر دیکھیں خدا کامیاب ہوتا ہے یا تم ہوتے ہو۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر مامور کی مخالفت پر لوگوں کو ابھارا جاتا ہے کہ اٹھو اور مقابلہ کرو جو ہو سکتا ہے کرو۔ اور آخر کار ان کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔

آیت نمبر138 سورۃ الانعام کی تفسیر میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پرانے زمانوں میں یہ دستور تھا اور آج بھی مثلاً ہندوستان میں ایسا ہوتا ہے کہ بعض بچوں کو قربان گاہوں پر لا کر قتل کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جو سب سے زیادہ پیارا ہو وہ سب سے زیادہ مقبول ہوتا ہے ان میں بہت سے پکڑے بھی جاتے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ کیوں اللہ نے نہ چاہا؟ اس لئے کہ ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جو چاہے راستہ اختیار کر لیں۔ اگر وہ چاہیں تو آنکھیں کھولیں ان کے سامنے حق بیان کر دیا جائے پھر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

مجلس سوال و جواب

درس کے آخری پندرہ بیس منٹوں میں حضور ایدہ اللہ نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے آج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے مختلف احباب کی طرف سے آئے ہوئے سوالات حضور کی خدمت میں پیش کئے ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم فرشتہ کو رسول بناتے تو انسان ہی کی صورت میں بناتے۔ اور اس سے بھی معاملہ مشتبہ ہی ہو جاتا۔ یعنی فرشتہ جو اترے گا وہ ننگا تو نہیں ہو گا۔ لباس میں ہی ہو گا۔ اس کی کوئی بھی صورت ہو۔ تشریح وہی ہو گی۔

سوال:۔ حضور ایدہ اللہ نے درس میں ایک جگہ فرمایا تھا کہ مریم کی پاک دامنی کا ثبوت یہ ہے کہ اس کا بچہ پاک دامن ہے۔ جبکہ ایک اور جگہ حضور نے فرمایا کہ ہر بچہ ہی پاک دامن ہوتا ہے۔ اس تضاد کا کیا حل ہے؟

جواب:۔ بچہ خواہ کسی طرح پیدا ہو فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس کے لئے مستقل حفاظت کا کوئی وعدہ نہیں۔ بڑے ہو کر ماں باپ اس کو یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ کے بارے میں جو آیت ہے اس میں بڑی عمر تک حفاظت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کوئی اس کو راہ راست سے نہیں ہٹا سکا۔ معصوم بچہ کو تو ہر کوئی ہٹا سکتا ہے۔ لیکن مسیح کے بارے میں ایسی بات نہیں ہے۔

سوال:۔ لڑائی جھگڑے کی صورت میں انی صائم کہنے کا حکم ہے۔ لیکن جب روزہ کھل جائے اور ایسی صورت پیش آ جائے تو کیا کہا جائے؟

جواب:۔ سارا دن جو پریکٹس کی ہے اس پر عمل بھی کرے یہ نہیں کہ بھول جائے۔ حضور نے ایک لطیفہ بیان فرمایا کہ ایک ٹامی فوج میں بھرتی ہوا وہ غلط انگریزی لکھتا تھا۔ وہ لکھتا تھا I have Went اسے استاد نے بار بار سکھایا کہ یہ غلط ہے درست لکھو کہ I have gone لیکن وہ غلط لکھتا جاتا آخر استاد نے اسے سزا دی کہ تم نے سکول بند ہونے کے بعد 100 دفعہ I have gone لکھ کر جانا ہے۔ چنانچہ اس نے لکھنا شروع کر دیا۔ آخر میں لکھا کہ میں سو دفعہ I have gone لکھ چکا ہوں۔ اب میں I have went

سوال:۔ رب المشرقین اور رب المغربین سے کون کون سے مشرق اور مغرب مراد ہیں۔

جواب:۔ مشرق قریب۔ مشرق بعید۔ اسی طرح مغرب قریب۔ مغرب بعید ہیں۔ رب المشارق والمغارب بھی آیا ہے۔ یعنی دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب۔

سوال:۔ کیا کوئی الہامی کتاب ایسی موجود ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی ہو۔ نئے عہد نامے میں عیسیٰ پر نازل شدہ کوئی بھی کتاب نہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ پر انجیل نازل ہوئی؟

جواب: انجیل خوشخبریوں کو کہتے ہیں۔ حضرت مسیح نے جو خوشخبریاں دی تھیں وہ اب بھی موجود ہیں سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مثلاً پانی پر چلنا۔ یہ سمندروں پر غلبے کی خوشخبری ہے۔ نہ سمجھنے والا اسے رد بھی کر دیتا ہے۔ یہ سب تمثیلی کلام تھے جو خوشخبریوں پر مشتمل تھے۔

سوال:۔ حضور نے فرمایا ہے کہ کسی اور سیارے پر بھی زندگی ممکن ہے۔ اگر وہاں انسان ہیں تو کیا ان کے لئے بھی آنحضرت ﷺ اور قرآن نازل ہوئے ہوں گے؟

جواب:۔ مسیح موعود کے ذکر کی بجائے آنحضرت ﷺ پر ہی بات ختم ہو جانی چاہئے تھی۔ سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ جو مخلوق ہے وہ اپنے قویٰ کے لحاظ سے اس پیغام پر عمل بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔ ان کو ان کے حال کے مطابق ہی پیغام دیا جائے گا۔

سوال:۔ حضور نے سولہ دسمبر کے درس میں فرمایا تھا کہ بعض حرکات یا جرائم پر قتل یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا ہے۔ ایسی سزا کا تعین کون کرے گا۔ وہ فرد یا خاندان یا حکومت؟

جواب:۔ تعین حکومت کرے گی۔ لیکن خاندان سے مشورہ کرے گی۔ خاندان میں ایسے متعلقہ افراد سے مشورہ ہو گا جن کو صدمہ پہنچا ہے۔ بعض اوقات اتنا بڑا ظلم ہوتا ہے اور کوئی سزا ممکن نہیں معلوم ہوتی۔ اس لئے رشتہ دار یا ولی فیصلہ کریں گے کہ جرم اتنا بھیانک ہے کہ کسی قیمت پر معاف نہیں کر سکتے اس لئے وہ سزا دی جائے گی جس کا یہاں ذکر ہے۔ اگر معاف کر سکتے اور بدلہ دیا جا سکتا تو خالصتہً اسلامی حکومت بھی ہونی چاہئے۔ غیر اسلامی حکومت میں تو اسے رائج کرنا ممکن نہیں۔

سوال:۔ یورپین یا امریکی حکومتوں میں قتل یا ہاتھ کاٹنے کی سزا کا اطلاق کس طرح ہو گا۔

جواب:۔ ان ممالک میں ان کے ملک کا قانون ہی چلے گا ہاتھ کاٹنے کی سزا نافذ نہیں ہو سکتی۔ حکومت کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کی جا سکتی۔ ورنہ تو فساد عظیم برپا ہو جائے گا۔ اگر لوگ کسی چور کو پکڑ کر اس کا ہاتھ کاٹ دیں تو حکومت ان کے ہاتھ بھی کاٹ دے گی۔ غیر اسلامی حکومتوں میں اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

سوال:۔ (گیارہ سال کی عمر کے بچے نے سوال کیا کہ) ہم اپنے دوستوں کو عید کارڈ یا سالگرہ کارڈ کیوں نہیں بھیج سکتے۔

جواب:۔ عید کارڈ بھیجنا فضول رسم ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس کے خلاف مہم چلائی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں خط میں عید مبارک لکھ دیا کرو۔ کافی ہے۔ پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ اس وقت تحریک جدید کے تحت پیسہ پیسہ جوڑنے کی تحریک تھی۔ یہ آج بھی جاری ہے۔ مگر شرعاً ممنوع نہیں۔ لوگ مجھے بھی بھیج دیتے ہیں۔ اب کیا کریں۔ شکریہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

سوال:۔ حضرت موسیٰ کی الواح کی صورت کیا تھی؟ شریعت کیا ایک ہی وقت میں نازل ہو گئی تھی۔ ان الواح پر کیا لکھا تھا؟

جواب:۔ اس جواب کا خلاصہ بائبل کے مطابق یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ کوہ سینا پر گئے تو ان کو پتھر کی بنی ہوئی دو الواح ملیں۔ اس پر احکام عشرہ خدا کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ بائبل کی رو سے یہ بات کی گئی ہے۔ انہوں نے لکھنے والا کوئی نہیں دیکھا تو کہا کہ خدا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے پھر یہ بھی لکھا ہے کہ واپسی پر غصہ میں ان کو توڑ بھی دیا۔ پھر ان الواح کو جوڑا گیا۔ پھر اللہ نے لکھدیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بات قرآنی بیان کے مخالف ہے۔ غصے میں آ کر نہ توڑی نہ جوڑی۔ نہ تحریر از سر نو بحال ہوئی۔ شریعت مختلف اوقات میں نازل ہوئی۔ قرآن کریم میں الواح کا ذکر ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ نے محکم تعلیم دی۔ اللہ کے ہاتھ سے لکھنے کا کوئی ذکر نہیں۔ الواح کے متعلق ہی نہیں زبور کے بارے میں بھی اپنے ہاتھ سے لکھنے کا ذکر آتا ہے۔ مراد محکم تعلیم ہے جو دی گئی۔ اپنے ہاتھ سے لکھنے کا یہی مطلب ہے۔

مصنوعی نظام بصارت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عالمی درس قرآن 14۔ دسمبر 99ء میں ایک نئے نظام بصارت کی ایجاد کا ذکر فرمایا تھا۔ اس کی تفصیلی خبر پیش خدمت ہے۔

واشنگٹن (اف پ) امریکی سائنسدانوں نے ایک مصنوعی نظام بصارت ایجاد کیا ہے جو کہ مستقبل میں ایک روز نابینا افراد کو دنیا دیکھنے کے قابل بنا سکتا ہے مصنوعی نظام بصارت کا یہ آلہ امریکی ریاست میری لینڈ کی جان ہاپکنز یونیورسٹی میں تیار کیا گیا ہے اور یہ چشمے میں نصب ایک منی کیمرہ پر مشتمل ہے جو کہ آنکھ کے پردے میں لگی ایک چھوٹی کمپیوٹر چپ کو ریڈیائی لہریں بھیجے گا سائنسدانوں کے مطابق یہ کمپیوٹر چپ آنکھ کے ناکارہ سیلوں کو بائی پاس کرتے ہوئے اعصابی نظام تصویر یا شبیہہ بنانے والے حصے کو براہ راست الیکٹرانک سگنلز بھیجنے کی صلاحیت رکھتی ہے سائنسدانوں کے مطابق اس مصنوعی نظام پر دس سال سے تحقیق کی جا رہی ہے اور 17 مریضوں پر تجربات کئے گئے ہیں ان میں سے اکثر مریضوں نے روشنی تک نہیں دیکھی تھی تاہم اس مصنوعی نظام کے ذریعے وہ اپنے ارد گرد موجود مختلف اشیاء کی ہیئت اور سائز کو شناخت کرنے میں کامیاب رہے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ان تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ آنکھ کے تباہ نہ ہونے والے اعصابی سیل کو الیکٹرانک سگنلز کے ذریعے متحرک کیا جا سکتا ہے سائنسدانوں کے مطابق انہیں یقین ہے کہ وہ تجربات کے ذریعے اس حد تک بصارت کا لیول حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس سے نابینا افراد ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک باآسانی آ جا سکیں اور اشیاء کی شناخت کر سکیں۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 12 دسمبر 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجینئر عطاء الحئی ناصر باجوہ

ربوہ کے قریب دریائے چناب کا نیا پل

پل کی تعمیر اور تکنیکی امور پر ایک تجزیاتی رپورٹ

بڑھتی ہوئی ٹریفک کے روز افزوں مسئلے سے نمٹنے کے لئے 1992ء میں ربوہ کے قریب اس پل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ متعدد متبادل مقامات کا باریک بینی سے جائزہ لینے اور ان کے فوائد و نقصانات کا تفصیلی تقابلی موازنہ کرنے کے بعد موجودہ جگہ تجویز کی گئی جو کہ دریائے چناب کے پرانے از کار رفتہ آہنی پل سے قریب ہی متوازی واقع ہے۔ پراجیکٹ کی کل لمبائی 3.4 کلو میٹر ہے۔ اس کا آغاز دارالنصر کے بس سٹاپ سے ذرا آگے ہوتا ہے جبکہ اختتام چنیوٹ چونگی کے قریب ہے جہاں سے ٹریفک دوبارہ فیصل آباد روڈ پر منتقل ہو جائے گی۔

پراجیکٹ کا انتظامی ڈھانچہ

(Administration)

یہ پراجیکٹ نیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) گورنمنٹ آف پاکستان کی ملکیت ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی ایک نسبتاً نوزائیدہ ادارہ ہے جو کہ ملک بھر میں موٹرویز، سپر ہائی ویز اور قومی اہمیت کی دوسری اہم شاہرات کی تعمیر و ترقی اور انہیں برقرار رکھنے کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ باقی تمام بین الاضلاعی اور دیہاتی سڑکیں محکمہ مواصلات حکومت پنجاب کے ذمہ ہیں۔

غلام رسول اینڈ کمپنی (G R C) اس پراجیکٹ پہ بطور ٹھیکیدار (Contractor) اور اے اے ایسوسی ایٹس (A.A.Associates) بطور کنسلٹنٹ (Consultant) کے مصروف کار ہے۔ یہاں دونوں کمپنیوں کا باہمی فرق واضح کر دینا خارج از دلچسپی نہ ہو گا۔ دراصل کسی بھی کام کے لئے مرحلہ وار نگرانی بہت ضروری ہے تاکہ کام کے معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے کلائنٹ یعنی NHA نے ایک علیحدہ کمپنی کو تعمیراتی کام کی نگرانی کی ذمہ داری تفویض کی ہے جو اپنے اعلیٰ تربیت یافتہ انجینئرنگ سٹاف کی مدد سے ٹھیکیدار کے کام کی مستقل اور مرحلہ وار نگرانی کر رہی ہے۔ کلائنٹ تب تک ٹھیکیدار کو کوئی ادائیگی نہیں کرتا جب تک کنسلٹنٹ اس امر کا سرٹیفکیٹ جاری نہ کرے کہ کیا گیا کام تمام قواعد و ضوابط (Specifications) کے عین مطابق ہے۔ اس کے علاوہ اس تمام پراجیکٹ کا ڈیزائین بھی اسی کنسلٹنٹ نے کیا ہے جس کی ذمہ داری بھی ظاہر ہے اسی کو قبول کرنی ہے۔ لہٰذا قارئین نوٹ کریں کہ کام کے معیاری ہونے کی ذمہ داری صرف ٹھیکیدار کی نہیں بلکہ اس میں کنسلٹنٹ بھی تقریباً اتنا ہی حصہ دار ہے۔ عموماً تمام تکنیکی معاملات میں کنسلٹنٹ کا فیصلہ حتمی تصور ہوتا ہے۔

پراجیکٹ کا کیمپ آفس وادی عزیز شریف میں قائم ہے۔ جہاں کلائنٹ کی نمائندگی NHA کا پراجیکٹ ڈائریکٹر (PD) کرتا ہے۔ ٹھیکیدار کمپنی کا سربراہ پراجیکٹ مینجر (PM) اور کنسلٹنٹ کمپنی کا سربراہ ریذیڈنٹ انجینئر (RE) کہلاتا ہے۔ دونوں کے دفاتر ساتھ ساتھ واقع ہیں جہاں سے تمام وسائل کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

پراجیکٹ کے اجزاء:

(Components of the Project)

اپنے موجودہ مرحلہ تعمیر میں یہ کام چونکہ اب تکمیل کے قریب ہے اس لئے تمام جغرافیائی تفصیلات ناظرین کے سامنے واضح ہیں۔ یہ پراجیکٹ تین بڑے پلوں اور انہیں باہم ملانے والی سڑکوں پر مشتمل ہے۔ دریائے چناب اس مقام پر دو گذرگاہوں میں بٹ جاتا ہے۔ چنیوٹ والی طرف کو شرقی گذرگاہ (East Channel) اور ربوہ والی طرف کو غربی گذرگاہ (West Channel) کا نام دیا گیا ہے۔ شرقی پل کی کل لمبائی 280 میٹر ہے جس میں 40، 40 میٹر کے 7 در (Span) اور غربی پل کی کل لمبائی 240 میٹر ہے جس میں اتنی ہی لمبائی کے 6 در (Span) تعمیر کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ریلوے لائن کے آرپار ٹریفک کا بلا روک ٹوک بہاؤ ممکن بنانے کے لئے ایک 590 میٹر طویل فلائی اوور بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ آغاز سے اختتام تک سڑک 4 لین (Lane) پر مشتمل ہے جس میں دو طرفہ ٹریفک کو علیحدہ کرنے کے لئے درمیان میں موٹروے کی طرز پر دیوار (Barrier) تعمیر کی جائے گی۔ ٹریفک سے ٹال ٹیکس وصول کرنے کے لئے ٹال پلازا بھی بنایا جائے گا۔

تعمیر کا باقاعدہ آغاز یکم جنوری 1993ء کو ہوا جبکہ اسے 1996ء میں مکمل ہونا تھا۔ اب صورت یہ ہے کہ بار بار کی توسیع کے بعد اس کی تازہ ترین تاریخ تکمیل 31۔ مارچ 2000ء ہے۔ (تاخیر کی وجوہات پر علیحدہ نوٹ مضمون کے آخر میں تحریر ہے) اسی طرح لاگت جو 1993ء میں قریباً 40 کروڑ روپے تھی اب بڑھ کر 53 کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ البتہ یہ بات خوش آئند ہے کہ تادم تحریر کل کام کا 82 فیصد مکمل کیا جا چکا ہے جبکہ باقی کام تیزی سے جاری ہے۔ امید کی جا سکتی ہے کہ تین ماہ میں یہ ٹریفک کے لئے کھول دیا جائے گا۔

پل کے تعمیراتی اجزاء:

(Structural Components)

دریا کے اندر پل کی بنیاد 2 میٹر قطر کی پائلز (Piles) پر رکھی گئی ہے۔ پائل دراصل سریئے اور کنکریٹ سے تعمیر شدہ (RCC) ستون ہیں جن کی گہرائی پانی کی سطح سے نیچے بعض مقامات پر 65 میٹر تک ہے۔ مشرقی پل کی پائلز سطحی رگڑ قسم (Surface Friction Type) کی ہیں یعنی ان کے نیچے جہاں پائل ختم ہو جاتی ہے کسی قسم کی کوئی ٹھوس چٹان موجود نہیں ہے۔ غربی پل کی بعض پائلز اول الذکر قسم کی جبکہ باقی نیچے موجود ٹھوس چٹان (Bed Rock) پر استادہ ہیں۔ انہیں Bearing Type کہا جاتا ہے۔ ان کے ذریعے ٹریفک اور پل کا وزن نیچے چٹان تک منتقل ہوتا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر تمام پلرز (Columns) کی بنیاد چٹان پر ہی کیوں نہیں رکھی گئی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ Bed Rock کی سطح ہموار نہیں ہوتی۔ بعض مقامات پر یہ ٹیلے کی مانند ابھری ہوئی ہے جبکہ دوسری جگہوں پر کھائیوں جیسے نشیب ہیں۔ اگر سب کی سب پائلز کو زیر زمین چٹان تک لے جایا جائے تو بعض کی گہرائی ناممکن حد تک بڑھ جائے گی جو کہ قطعاً غیر ضروری ہے لہٰذا ایک خاص حد سے زیادہ گہرائی مہیا نہیں کی جاتی اور یہ کنکریٹ کے گول ستون زمین میں ٹھونکی گئی کیل (Nail) کی مانند سطحی رگڑ کے ذریعے اٹھائے گئے وزن کو سہارا دیتے ہیں۔

پل میں استعمال ہونے والا بالائی ڈھانچہ (Superstructure) اس طرح پر ہے کہ پہلے کنکریٹ کے بڑے بیم یا گاڈر (Girder) علیحدہ ڈھالے جاتے ہیں اور انہیں پری سٹریس (Prestress) کیا جاتا ہے۔ پری سٹریس کرنا ایک عمل ہے جس میں گاڈر کے اندر ڈالی گئی آہنی رسیوں کو دونوں کناروں سے مشینوں کی مدد سے کھینچا جاتا ہے۔ اس طریقے سے گاڈر کی مضبوطی میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کی وزن اٹھانے کی صلاحیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ان گاڈروں میں روایتی سریا بہت کم مقدار میں ڈالا جاتا ہے۔ پری سٹریس کنکریٹ سادہ سریئے والے کنکریٹ کے مقابلے میں ایک جدید طریقہ تعمیر ہے جس نے میٹریل کی بچت کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ لمبائی کے گاڈروں (125 میٹر تک) کا استعمال ممکن بنا دیا ہے۔ گاڈر کی لمبائی کسی پل کے در (Span) یعنی ایک بنیاد سے دوسری بنیاد تک کے درمیانی فاصلے کا تعین کرتی ہے۔ انجینئرز کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ پل کا Span زیادہ سے زیادہ ہو تاکہ بنیادوں کی تعداد کم سے کم کی جا سکے۔ پائلز لاگت کے لحاظ سے کافی مہنگی پڑتی ہیں۔ آج کل پاکستان میں تعمیر کئے جانے والے تقریباً تمام پل پری سٹرینگ کی تکنیک استعمال میں لاتے ہوئے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ گاڈروں کو کرین (Crane) یا لانچر (Launcher) کے ذریعے اٹھا کر وہاں لیجایا جاتا ہے جہاں انہیں رکھنا مقصود ہو اور نصب کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں پل کی چھت (Slab) انہی گاڈروں کے اوپر ڈالی جاتی ہے۔ گاڈروں کی تعداد سڑک کی چوڑائی پر انحصار کرتی ہے۔ زیر نظر پل میں چھ عدد متوازی گاڈر اس مقصد کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ گاڈروں کو پردوں (Diaphragms) کے ذریعے آپس میں ملایا جاتا ہے تاکہ سارا پل ایک اکائی کے طور پر ٹریفک کا وزن برداشت کرے۔

چھت ڈالنے کے بعد اسفالٹ کنکریٹ، کناری دیوار (End Barrier) میانی دیوار (Median Barrier)، پیدل راستہ، نکاسیٔ آب اور روشنی وغیرہ جیسے متفرق کام کئے جاتے ہیں۔ اس پراجیکٹ میں صرف پلوں کے اوپر تعمیر کی جانے والی سڑک اسفالٹ کنکریٹ قسم کی ہو گی جبکہ باقی کی تمام سڑک ٹی ایس ٹی (T S T) قسم کی بنائی جا رہی ہے۔ فرق واضح کرنے کے لئے یوں سمجھیں کہ موٹروے تمام کی تمام اسفالٹ جبکہ چنیوٹ تا پنڈی بھٹیاں T S T ہے۔ T S T ایک نسبتاً کم خرچ طریقہ ہے۔

پراجیکٹ کی تکمیل میں تاخیر کی وجوہات

یہ پل جو کہ اصولاً "1996ء میں مکمل ہونا تھا اب اپریل 2000ء میں عام ٹریفک کے لئے کھولا جا رہا ہے۔ کئی عوامل ایسے ہیں جو اجتماعی طور پر اس تاخیر کا باعث بنے ہیں۔ ہمارے ملک میں قومی اہمیت کے اکثر منصوبے تاخیر کا شکار ہیں۔ راقم الحروف کے نقطۂ نظر سے اس کی سب سے بڑی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی اور مناسب منصوبہ بندی کا فقدان ہے۔ بعض اوقات پراجیکٹ کے آغاز میں فیزیبلٹی (Feasibilty) اور PC-I میں رقم کے حصول کے جو ذرائع ظاہر کئے جاتے ہیں وہ شرمندہ حقیقت نہیں ہو پاتے اور بعد میں علم ہوتا ہے کہ مختص کردہ وسائل کسی اور نسبتاً "اہم" مد میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے فنڈز کا ترقیاتی پراجیکٹوں کے لئے انجماد اور دوسری جگہوں پر بے محابا اخراج بھی عوام کے لئے جانا پہچانا ہے۔

زیر نظر پراجیکٹ اپنے آغاز ہی سے ایک بیمار کی مانند تھا اور اس کی اٹھان اچھی نہیں تھی۔ فنڈز کے اجراء میں غیر ضروری تاخیر نے ٹھیکیدار کو اپنے تمام انسانی اور میکانی وسائل کو اس میدان میں جھونک دینے سے باز رکھا۔ بیوروکریسی کی روایتی بے حسی اس امر کا باعث بنی۔ 1991ء میں لاہور اسلام آباد موٹروے پراجیکٹ کی تعمیر کا ڈول ڈالا گیا۔ ایک عام تاثر یہ بھی ہے کہ سابق وزیر اعظم چونکہ موٹروے کی تعمیر میں ذاتی دلچسپی لے رہے تھے اس لئے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

محمد یوسف دیوانی صاحب

حضرت مولوی محمد اسد اللہ کاشمیری صاحب "تاریخ احمدیت جموں و کشمیر" میں تحریر کرتے ہیں:-

"اسکردو میں محمد یوسف دیوانی ولد پیر مہر شاہ وانی اور محمد نورالدین دیوانی ولد ماسٹر غلام احمد ساکنان ترکہ پورہ تھانہ بانڈی پورہ (کشمیر) دو احمدی خاندان ہیں۔ جو 1947ء سے پہلے کشمیر سے بسلسلہ کاروبار اسکردو چلے آئے۔ اور یہاں اب تک مقیم ہیں۔ انہوں نے اپنے مکان بھی یہاں تعمیر کر لئے ہیں۔"

(ص216)

یہی محمد یوسف دیوانی صاحب 9۔ اگست 1999ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل مورخہ 16۔ اگست 99ء کی اشاعت میں آپ کی وفات کی خبران الفاظ کے ساتھ شائع ہوئی کہ "آپ نہایت بااخلاق' ملنسار' دعاگو اور مخلص احمدی تھے۔"

(الفضل 16۔ اگست 99ء)

محمد یوسف دیوانی صاحب سے خاکسار کی صاحب سلامت اس وقت ہوئی جب خاکسار 1978ء میں بسلسلہ ملازمت سکردو گیا۔ ابتدائی تعارف یوں ہوا کہ خاکسار نے اپنے ایک رفیق کار سے دریافت کیا۔ کہ کیا اسکردو میں بھی احمدی ہیں؟ اس نے فوراً دیوانی صاحب کا نام لیا۔ یہ سن کر میری خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ جی چاہا کہ ابھی اڑ کر خدمت میں پہنچ جاؤں اور اپنے ہم مسلک سے ملاقات کروں۔ وقت کے ساتھ اشتیاق ملاقات بڑھتا گیا۔ اگلے دن بتائے ہوئے پتہ پر دیوانی صاحب کے ہاں جا پہنچا۔ بڑی محبت سے ملے۔ جب اپنے احمدی ہونے کا بتایا تو دیوانی صاحب وفور محبت سے جھوم اٹھے۔ بغلگیر ہوئے۔ گرم جوشی اور پرتپاکی کی کیفیت کا عجب سماں تھا۔ فوراً قہوہ منگوایا۔ تعارفی باتیں شروع ہوئیں اور ایسا سلسلہ چل نکلا کہ وقت کے گھنٹے لمحوں میں بدل گئے۔ اپنے دولت کدہ پر آنے کا وعدہ لے کر خاکسار کو گھر واپس جانے کی اجازت بخشی۔ آپ کے ذریعہ محمد نورالدین صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ بھی جی دار آدمی نکلے۔ ملاقاتوں کے سلسلہ نے اخوت و محبت کی بنا ڈالی اور آنے والے دنوں میں یہ عقد اخوت مستحکم ہوتا چلا گیا۔

خاکسار نے دیوانی صاحب کو فدائی احمدیت پایا۔ آپ علاقہ کی معروف شخصیت تھے۔ آپ کی احمدیت ڈھکی چھپی نہ تھی۔ پورے بلتستان کے علاقہ میں احمدی ہونے کے ناطے مشہور تھے۔

بلتستان کے علاقہ دم سم میں مولوی غلام محمد صاحب نے کسی آدمی کے ہاتھ دکان سے سودا منگوایا۔ تو دکاندار نے ایک اخبار کے ٹکڑا میں سودا دیا۔ مولوی صاحب نے اخبار کا ٹکڑا پڑھا تو وہ روزنامہ الفضل کا صفحہ تھا۔ اور اس میں احمدیہ مساعی کا ذکر تھا۔ آپ کے دل میں احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ چونکہ دیوانی صاحب بطور احمدی علاقہ میں نام رکھتے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب دیوانی صاحب سے ملاقات کی غرض سے عازم سفر ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں "اسکردو میں محمد یوسف دیوانی سے جو کہ جماعت احمدیہ اسکردو کے صدر ہیں۔ ملاقات کی اور بیعت کی خواہش کی۔"

(تاریخ احمدیت جموں و کشمیر ص217)

مولوی صاحب کا سن بیعت 67-1966ء کے لگ بھگ ہے۔ اس واقعہ سے بھی بخوبی مترشح ہوتا ہے کہ آپ علاقہ بلتستان میں بھی جماعت احمدیہ کے ایک مخلص اور فعال کارکن اور خادم تھے۔

دعوت الی اللہ کا شوق رکھتے تھے۔ گلگت میں محترم محمد اسد اللہ صاحب بطور مربی سلسلہ خدمات دینیہ بجالا رہے تھے۔ آپ کی دعوت پر وہ اسکردو بھی دعوت الی اللہ کے دورہ پر تشریف لاتے رہے۔ ایک دفعہ مکرم محمد اسد اللہ صاحب دعوت الی اللہ کی غرض سے اسکردو میں رونق افروز تھے۔ خاکسار کو دیوانی صاحب نے اطلاع کی۔ خاکسار بغرض ملاقات و دعا کشاں کشاں دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ دیکھا کہ دیوانی صاحب نے ایک اور شیعہ عالم کو بھی بلوایا ہوا تھا۔ مکرم مربی صاحب اس سے گفتگو فرما رہے تھے۔ اس طرح دیوانی صاحب پیغام احمدیت پھیلانے میں سرگرم عمل رہتے تھے۔

دیوانی صاحب کا گھر جماعتی کاموں کے لئے وقف تھا۔ خاکسار کے قیام کے دوران جماعتی سرگرمیوں کو منظم کیا گیا۔ اور کارروائی کی باقاعدہ رپورٹ مرکز بھجوائی جانے لگی اور روزنامہ الفضل میں اسکردو جماعت کی مساعی شائع ہونے لگی۔

نماز جمعہ اور عیدین کی نمازیں دیوانی صاحب کے گھر باقاعدگی سے ہوتی تھیں۔ احمدی آرمی آفیسرز / سپاہی' بینک کے ملازمین' سول اہل کار سب شریک ہوتے مرکز جماعت سے دلی محبت تھی۔ گویا کہ دل ربوہ میں اٹکا ہوا ہے مرکز سے انس ہی دیوانی صاحب کو ربوہ کھینچ لایا۔ اپنا مکان فروخت کر کے ربوہ کو مستقل مسکن بنا لیا۔ اور تادم آخر ربوہ میں قیام پذیر رہے۔

مہمان نوازی دیوانی صاحب کا نمایاں وصف تھا۔ اکرام ضیف کو ہر حال میں مقدم رکھتے۔ چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اور بشاشت آپ کی قلبی کیفیت کی خوب غمازی کرتی تھی۔ احباب سے مل کر خوشی محسوس کرتے اور خاطر مدارات میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔

کتب سلسلہ سے گہرا شغف اور لگاؤ تھا۔ گھر میں ایک جماعتی لٹریچر کی لائبریری قائم کئے ہوئے تھے۔ خوش نویس تھے۔ آپ کی تحریر شستہ اور ادبی چاشنی کا مرقع تھی۔

شب بیدار بزرگ تھے۔ دعا پر کامل ایقان و ایمان تھا۔ فطرت میں عبادت گذاری کا پیوند تھا۔ زندگی میں متانت اور وقار تھا۔ خوش پوش اور خوش خصال تھے۔ اولاد سے محروم تھے۔ لیکن اس محرومی کا کبھی بھی زبان پر ذکر نہ لاتے۔ ان کی ایک بھانجی مکرمہ زبیدہ صاحبہ تھیں۔ ان کی پرورش میں دیوانی صاحب نے تربیت اولاد کا حق ادا کیا۔ اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ موصوفہ کی شادی کی۔ اب وہ مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں اور ان کے شوہر ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔

تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مولف محمد اسد اللہ کشمیری کے صفحہ نمبر 204 پر آپ کی تصویر موجود ہے۔ جو آپ کی شخصیت کی مظہر ہے۔

سوشل تعلقات کا دائرہ وسیع ضرور تھا۔ لیکن شرفاء علاقہ سے میل ملاپ تھا۔ حفظ مراتب کے قائل تھے۔ خندہ پیشانی سے ملتے۔ انکساری کا مادہ طبیعت میں خوب تھا۔ سوچ کے زاویے درست تھے۔

دوستی کو نبھانے والے وجود تھے۔ جن سے تعلق خاطر رہا۔ اسے یاد رکھا۔ محنت شاقہ سے کاروبار زندگی کو پھیلایا۔ صدمات بھی آئے' زندگی میں کٹھن موڑ بھی آتے رہے۔ لیکن عزم اور حوصلہ اور صبر سے تمام مراحل طے کیے گئے۔

بیوی فوت ہونے پر تنہا رہ گئے۔ اس تنہائی کو غم دل نہیں بنایا۔ بڑھاپے کے سائے جب لمبے ہونے لگے تو بیت الکرامہ میں مقیم ہو گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود کے درویش مہمان بن گئے۔ اچانک جام زندگی چھلک پڑا اور ترکہ پورہ متصل بانڈی پورہ کے یہ مجاہد بوقت چھ بجے مورخہ 9۔ اگست 99ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

NHA کی تمام توانائیاں ادھر منعطف ہو چکی تھیں اور موٹروے کے ہمعصر تمام پراجیکٹ 'کم یا زیادہ' متاثر ہوئے۔ یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ اپنے محل وقوع اور ایک خاص شہر سے قربت کے باعث بھی اس اہم پل سے سرد مہری کا برتاؤ روا رکھا گیا۔

جیسا کہ قارئین آگاہ ہیں اس پل کی تعمیر کا کام درمیان میں لمبے عرصوں تک بند رہتا۔ تکنیکی اعتبار سے یہ ضروری ہے کہ حساس نوعیت کا اہم کام درست زمانی ترتیب سے مسلسل جاری رہے۔ بدقسمتی سے غربی پل کی جو پائلز کئی سال تک معلق حالت میں لاوارث اور تنہا چھوڑ دی گئی تھیں ان میں سے ایک مارچ 96ء اور مزید تین جنوری 98ء میں جواب دے گئیں۔ اس طرح غفلت مجرمانہ نے اپنا خراج وصول کیا۔ ان دیوہیکل کنکریٹ پائلز کو یوں دیکھنا یقیناً ایک افسوس ناک منظر تھا۔ اس ناکامی کے بعد عوام الناس کے ذہنوں میں' شکوک و شبہات نے جنم لیا۔ NHA' ٹھیکیدار اور کنسلٹنٹ کے درمیان ایک سہ فریقی ٹینس نما بحث شروع ہو گئی جو کہ پل کے استحکام اور اس کے ڈیزائن کے موزوں ہونے سے متعلق تھی۔ واضح طور پر کوئی فریق بھی اس کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ آخر کار مزید تاخیر اور ڈھیروں بحث و تمحیص کے بعد ڈیزائن میں معمولی ردوبدل کیا گیا۔ پہلے سے تیار شدہ گاڈروں کو استعمال میں لانے کے لئے I شکل کی بنیادیں تیار کی گئیں جو کہ بجائے تین کے چار پائلز پر ایستادہ ہیں۔ ناکام پائلز کو اوپر سے کاٹ کر ان کا رابطہ پل سے منقطع کر دیا گیا ہے۔

اب جبکہ یہ پراجیکٹ اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اس سڑک سے گذرنے والے تمام لوگ بے تابی سے اس دن کے منتظر ہیں جب یہ پل ٹریفک کے لئے کھولا جائے گا اور ان کی آمد و رفت کے راستے سے یہ تکلیف دہ روک ختم ہوگی۔ امید کی جا سکتی ہے کہ اس عرصہ دراز سے واجب التعمیر پل کے چالو ہونے سے اس راستے پر بہتر پبلک ٹرانسپورٹ میسر آئے گی' روز روز کے ٹریفک جام سے نجات ملے گی' بھاری بار برداری کی گاڑیاں ایک محفوظ اور کشادہ راستہ اختیار کر سکیں گی اور حکومت کو ٹال ٹیکس کی مد میں سالانہ ایک معقول آمدن بھی حاصل ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شادی کی منتظر

ایک کروڑ لڑکیاں

عالمی ادارے کی ایک تازہ ترین رپورٹ کے مطابق پاکستان میں لڑکیوں کی شادی ایک سنگین معاشرتی مسئلہ بن گیا ہے۔ لڑکیاں اچھے رشتوں کی تلاش میں بڑی عمر کی دہلیز پر پہنچ جاتی ہیں۔ عالمی ادارے کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت پورے پاکستان میں ایک کروڑ سے زائد لڑکیاں شادی کے خواب دیکھ رہی ہیں جبکہ چالیس لاکھ سے زائد لڑکیوں کی شادی کی عمر گذر چکی ہے پاکستان کے ہر چوتھے گھر میں دو سے زائد لڑکیوں کی عمر شادی کی ہے جبکہ ہر دسویں گھر میں لڑکیوں کی تعداد پانچ سے زائد ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہاں والدین اپنی بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کی آس میں بوڑھے ہو چکے ہیں۔ لڑکیوں کے والدین اچھے پڑھے لکھے اور کھاتے پیتے لڑکے کے انتظار میں اپنی لڑکیوں کو گھر میں بٹھائے رکھتے ہیں اور جب لڑکیوں کی عمر 35 برس سے زائد ہو جاتی ہے تو پھر وہ رشتے طے کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی معاشرے میں اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے لڑکیاں لڑکوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔

(نوائے وقت 12۔ اکتوبر 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر صاحب ربوہ کی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرشید صاحب آف درویش کے ضلع گوجرانوالہ حال دارالرحمت وسطی ربوہ بعمر 75 سال مورخہ 13-1-2000 بروز جمعرات صبح آٹھ بجے بعارضہ قلب وفات پاگئیں مرحومہ موصیہ تھیں 15-1-2000 بروز ہفتہ بعد نماز عصر بیت المہدی میں نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر بہشتی مقبرہ میں مولانا محمد احمد ثاقب صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ حضرت منشی عبدالحق صاحب کاتب اور رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں اور محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم کی ہمشیرہ تھیں۔

مرحومہ بہت صابر شاکر اور قانع خاتون تھیں بہت سے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں رکھے۔

Mathematical
ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ ہالینڈ

○ (مرسلہ:۔ نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ)

1994ء میں ہالینڈ کی چار یونیورسٹیوں نے مل کر بین الاقوامی ثمرات کا ادارہ Mathematical ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا۔ یہ ادارہ جس کو ریاضی کی دنیا میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے مندرجہ ذیل میں تخصص کرواتا ہے۔

Algebra and Geomatry-1
Analysis-2
Stochastics-3
Operations Research-4

اس ادارہ نے محققوں کی پیشہ وارنہ تعلیم اور عملی ٹریننگ میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ اس ادارہ کا ایک سال کا دورانیہ کا پروگرام ماسٹر کلاس کہلاتا ہے اور اس میں وہ طلبہ داخلہ لینے کے اہل ہیں جنہوں نے 4 سالہ گریجویشن یا دو سالہ گریجویشن کے بعد دو سالہ ماسٹرز مکمل کی ہو۔ اس پروگرام کی زبان انگریزی ہے اور تمام تعلیمی مواد انگریزی ہی میں مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ ماسٹر پروگرام تسلی بخش کارکردگی ہونے کی صورت میں Ph.D پروگرام کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔ ماسٹر کلاس پروگرام ستمبر سے جون تک جاری رہتا ہے اور کورس ورک کے علاوہ تحقیق کا کام بھی وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام کامیابی سے ختم کرنے پر ماسٹر کلاس سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ داخلہ و ٹیوشن فیس پروگرام کی NLG 5000 ہے اور رہائش وغیرہ کے لئے NLG 1400 ماہوار درکار ہوتے ہیں۔ مالی معاونت کے لئے بین الاقوامی ایجنسیوں سے رابطہ کیا جاسکتا ہے نیز ادارہ بھی سکالرشپ آفر کرتا ہے۔

اس پروگرام میں حصہ لینے والے دیگر مضامین کے علاوہ موجودہ دور کی فنانشل مارکیٹ کے تقاضوں کے مطابق Mathematical Finance کے بارے میں تفصیلاً" تعلیم حاصل کریں گے۔

جن طلبہ کا سابقہ تعلیمی ریکارڈ میتھ۔ فزکس۔ شماریات میں غیر معمولی ہوگا اور انگریزی کا امتحان Toefl یا Ielts کلیئر کیا ہوگا وہ درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

مکمل معلومات کے لئے اس پر لکھ کر منگوائی جا سکتی ہیں۔

Mathematical Research Institute
University of Nijmegen
P.O.Box. 9010
6500 GL NIJMEGEN
The NETHERLAND
WEB:-www.math.kun.nl/mri/
E-mail:-mri@sci.kun.nl

نکاح

○ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب ابن مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب ساکن چک نمبر 227/گ ب چھینے تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کا نکاح ہمراہ مکرمہ طاہرہ فاطمہ صاحبہ بنت مکرم غلام علی صاحب ساکن چک نمبر227/گ ب چھینے تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد مکرم کاشف عمران صاحب مربی سلسلہ نے بجق دس ہزار روپیہ پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

○ مکرم منصور اسلم صاحب ابن چوہدری محمود اسلم صاحب دارالعلوم غربی الف ربوہ (حال مقیم جرمنی) کا نکاح عزیزہ بشریٰ بنت چوہدری محمد صفدر خان صاحب چیف آفیسر بلدیہ فیصل آباد کے ساتھ بجق مہر 200000/- روپے مکرم محترم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے بمقام بیت الفضل فیصل آباد مورخہ 10-1-2000 بعد نماز ظہر پڑھا مکرم منصور اسلم صاحب ڈاکٹر محمد انور صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا نواسہ ہے اور عزیزہ بشریٰ پوتی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک کرے۔

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان اور بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کردیں گے

امریکی صدر کلنٹن کے مشیر جان ہالم نے کہا ہے کہ دو مرحلوں میں پاکستان اور بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کردیں گے۔ پہلے بھارت کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کیلئے آمادہ کریں گے۔ جس کے تحت وہ ایٹمی ہتھیار رکھ سکے گا۔ مگر نئے تجربات پر پابندی ہوگی۔ دوسرے مرحلے میں بھارت پر بطور غیر ایٹمی طاقت "این پی ٹی" میں شمولیت کے لئے دباؤ ڈالا جائے گا۔ سارے پروگرام کا اطلاق پاکستان پر بھی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سینٹ کی طرف سے سی ٹی بی ٹی مسترد کرنے پر ہماری ساکھ ایک حد تک تباہ ہوئی۔ مگر ہمیں پاکستان اور بھارت کو بتانا ہے کہ یہ معاہدہ دونوں کے اپنے مفاد میں ہے۔ جنوبی ایشیا میں ایٹمی تجربات این پی ٹی کے لئے خطرہ ہیں۔

ترکی اور یونان میں سمجھوتے

ترکی اور یونان نے باہمی تجارت، سرمایہ کاری کے فروغ، دوہرے ٹیکسوں سے نجات، منظم جرائم کے خلاف لڑنے اور غیر قانونی تارکین وطن کو روکنے کی کارروائیوں پر اتفاق کرتے ہوئے متعدد سمجھوتوں پر دستخط کئے ہیں۔ ترک وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ سمجھوتے تعلقات کے ایک نئے دور کی طرف کامیاب کوشش ہیں۔ یونان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم اختلافات کا امور بننے والے امور کو جلد طے کرنا چاہتے ہیں۔

جاپان کے خلاف تجارتی پابندیاں لگانے پر غور

امریکہ نے جاپان کے خلاف تجارتی پابندیاں لگانے پر غور شروع کردیا ہے۔ واشنگٹن میں ہونے والے تجارتی مذاکرات میں جاپان نے امریکی کمپنیوں کو اپنی ٹیلی کمیونیکیشن مارکیٹ میں مزید سہولتیں دینے سے انکار کردیا تھا۔ امریکہ نے اپیل کی ہے کہ عالمی تجارتی ادارہ مصالحتی ٹیم تشکیل دے۔

اسرائیلی صدر کا مستعفی ہونے سے انکار

76 سالہ اسرائیلی صدر اور جنگی ہیرو وائزمین نے کہا ہے کہ وہ رشوت سکینڈل کی وجہ سے استعفیٰ نہیں دیں گے۔ ان پر 1988ء اور 1993ء میں ایک تاجر سے 3 لاکھ ڈالر لینے کا الزام ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ رقم رشوت نہیں تحفہ تھا۔ وزیر انصاف نے پولیس کی طرف سے تحقیقات کئے جانے پر فوجداری تفتیش کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

آچے میں انڈونیشی فوجی افسروں پر مقدمہ

انڈونیشیا کے شورش زدہ صوبے آچے میں 65 سویلین افراد کے قتل کے الزام میں ایک کرنل سمیت 18 فوجی اہلکاروں پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ 18 فوجی اہلکاروں سمیت کل 20- افراد پر 65- افراد کو قطار میں کھڑا کر کے گولی مارنے کا الزام ہے۔

فلسطین اسرائیل حتمی سمجھوتہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کی بھرپور خواہش ہے کہ ان کے آٹھ سالہ عرصہ صدارت کے اس آخری سال میں فلسطین اور اسرائیل کے درمیان حتمی امن سمجھوتہ طے پا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ اس بار بھی سمجھوتہ نہ کراسکا تو مجھے دکھ ہوگا۔ تاہم فریقین ایسی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فریقین میں متنازعہ امور طے کرانے کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے۔ صدر کلنٹن کی یاسر عرفات سے گفتگو میں صدر نے کہا کہ کوئی فریق بھی سمجھوتے میں بیک وقت سب کچھ حاصل نہیں کرسکتا۔

میزائل تجربہ امریکہ کی خلاف ورزی

چین نے کہا ہے کہ امریکہ نے بین البراعظمی میزائل شکن راکٹ کا جو ناکام تجربہ کیا ہے وہ 1972ء کے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ چینی وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی تجربے سے دنیا اور علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ سکتا ہے۔

فرانس پر امریکی تنقید

امریکہ نے فرانس پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرانس کے امریکہ مخالف اقدامات نیٹو کی تقسیم کا باعث بنیں گے۔ عراقی اسلحہ انسپکٹر کے معاملے پر فرانس نے امریکہ کی بجائے چین اور روس کا ساتھ دیا۔

بقیہ صفحہ 1

مشہود احمد صاحب نے دی۔ مورخہ 20 جنوری کو شام کے وقت محترم میاں مبشر احمد صاحب نے آپریشن کیا اور پلیٹ ڈال دی ہے۔ اب ICU میں داخل ہیں۔ الحمدللہ آپریشن کامیاب رہا۔ اب بہتر ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے اور احباب کو سلام لکھواتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے محترم مولوی صاحب کی بیماری پر فکرمندی کا اظہار کیا اور فرمایا ہے کہ وہ بہت قیمتی وجود ہیں۔ احباب اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 22 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 24۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-36
منگل 25-جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-39
منگل 25-جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-04

نواز شریف جیل توڑنے کے مقدمے میں گرفتار

سابق وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے دیگر ساتھیوں کو جو پہلے ہی کراچی کی جیل میں اسیر ہیں، ان سب کو جیل توڑنے کی کوشش کرنے کے مقدمے میں باقاعدہ گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ لانڈھی جیل کے سپرنٹنڈنٹ نصرت حسین منگی نے درج کرایا۔ یاد رہے کہ سیف الرحمان کی کمسن بیٹی سے جیل کا ایک نقشہ برآمد ہوا تھا جو سیف الرحمان نے ہاتھ سے بنایا تھا۔ یہ مقدمہ اسی نقشہ کے حوالے سے قائم کیا گیا ہے۔

معیشت بحال ہو رہی ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ حکومتی اقدامات سے معیشت بحال ہو رہی ہے۔ چینی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شفاف احتساب اور معیشت کی بحالی اولین ترجیح ہے۔

جنگجو اسلامی تنظیموں پر پابندی کا مطالبہ

پاکستان کا دورہ کرنے والے امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کارل انڈر فرتھ نے امریکی محکمہ اطلاعات میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ پاکستان جنگجو اسلامی تنظیموں پر پابندی لگائے۔ اسامہ بن لادن کو افغانستان سے نکلوایا جائے اور اسکا نیٹ ورک توڑنے کے لئے طالبان کی مدد لی جائے۔ حرکت الانصار جیسی تنظیموں سے پاکستان بدنام ہو رہا ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیئے جائیں۔ اس سے پاکستان کی سلامتی مزید محفوظ ہو گی ایٹمی صلاحیت ختم نہیں ہوگی۔ اسامہ امریکہ اور دنیا بھر میں دہشت گردی کر رہا ہے۔ اسامہ کو ایسی جگہ پہنچایا جائے جہاں اسے اس کے جرائم کی سزا دی جا سکے۔ نائب وزیر خارجہ نے بتایا کہ دہشت گردی ختم کرنے کیلئے اہم بات چیت ہوئی ہے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان ثالثی اسی صورت ممکن ہے جب دونوں ملک تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ فوجی حکومت جلد جمہوری عمل بحال کردے گی۔ سال کے آخر میں بلدیاتی الیکشن کروا دیئے جائیں گے۔ جنرل مشرف کے معاشی پیکیج پر اطمینان ہے۔

جیل توڑنے کا مقدمہ مذاق ہے

مسلم لیگ کے لیڈروں نے کہا ہے کہ نواز شریف پر جیل توڑنے کا مقدمہ مذاق ہے۔ شیخ رشید نے کہا کہ چھ سال کی بچی جیل کیسے توڑ سکتی ہے۔ چوہدری شجاعت نے کہا کہ مشیروں کے غلط مشورے سے عوام کے ذہنوں میں حکمرانوں کے بارے میں منفی تاثر گہرا ہو گیا ہے۔ اعجاز شفیع نے کہا کہ طیارہ کے اغوا کے ڈرامے سے آدھی ہوا نکل چکی ہے طیارہ آہستہ آہستہ زمین پر آرہا ہے۔

سی ٹی بی ٹی پر فیصلہ قومی اتفاق رائے سے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر فیصلہ قومی اتفاق رائے سے ہوگا۔ صدر کلنٹن نے دورۂ پاکستان موخر کیا تو خطے میں اس کے مفادات متاثر ہوں گے۔ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے امریکہ کو موثر کردار ادا کرنا ہوگا۔

بس ویگن ٹکر میں 13-ہلاک

جھنگ کے قریب ملتان سے جھنگ جانے والی بس کے ڈرائیور کو اونگھ آجانے سے بس سامنے سے آنے والی ویگن سے ٹکرا گئی۔ دونوں گاڑیاں الٹ گئیں 20 زخمیوں میں سے 10 کی حالت نازک ہے۔ یہ حادثہ جھنگ سے 20 کلومیٹر دور رلھوانہ موڑ کے قریب پیش آیا۔

نواز شریف اور شہباز شریف کی نااہلی کیلئے رٹ

لاہور کے ایک مقامی وکیل نے نواز شریف اور شہباز شریف کی نااہلی کیلئے ایک رٹ ہائی کورٹ میں داخل کی ہے۔ فاضل عدالت نے نوٹس جاری کردیئے ہیں۔

اگر سپریم کورٹ نے چھوٹ دی

اٹارنی جنرل نے سپریم کورٹ کے روبرو کہا ہے کہ اگر سپریم کورٹ نے عدالت پر حملہ کرنے والوں کو کھلی چھوٹ دی تو خود ان کا سد باب کریں گے۔ عدالت کو بے بسی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے اور قانون کا احترام نہ کرنے والے شتر بے مہار کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ملزمان کی شناخت ویڈیو کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ فریقین کے دلائل مکمل ہونے پر عدالت نے سماعت 28- جنوری تک ملتوی کر دی ہے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ اپیل کے میرٹ اور قابل سماعت ہونے کا فیصلہ مقدمے کی مکمل سماعت کے بعد ایک ساتھ سنایا جائے گا۔

ائرپورٹوں پر گرین چینل ختم

نواز شریف دور کی اہم یادگار ائرپورٹوں پر گرین چینل کی سہولت ختم کر دی گئی ہے۔ اب ہر مسافر کا سامان لازمی طور پر چیک ہوگا۔ سکینر لگا دیئے گئے۔

جنرل پرویز معتدل رہنما

امریکی اخبار بالٹی مورسن نے لکھا ہے کہ جنرل پرویز کو بیرون ملک معتدل رہنما کے طور پر دیکھا جا رہا ہے پاکستان میں فوج کا اقتدار سنبھالنا افسوسناک ہے لیکن دوسروں کے مقابلے میں کم افسوسناک ہے امریکہ کو جنرل پرویز سے بہتر امیدیں وابستہ ہیں۔ نواز شریف نامناسب اور آمرانہ سوچ کے مالک تھے۔ تاہم امریکہ جمہوریت کی بحالی چاہتا ہے کیونکہ پاکستان اس کے لئے بہت اہم ہے۔

ووٹ نہ ڈالنے والوں کو سزا

وفاقی حکومت کے مشیر جاوید جبار نے بتایا ہے کہ حکومت ایسے قوانین بنا رہی ہے جس کے تحت ووٹ نہ ڈالنے والوں کو سزا ملے گی۔ جہاں پچاس فیصد سے کم ووٹ پڑیں وہاں سے کوئی نمائندہ اسمبلی میں نہ پہنچ سکے گا۔ ایسی جمہوریت کو نہیں مانتے جس میں بدمعاش نمائندہ بن جائے بنیادی حقیقی جمہوریت اسی سال بحال کر دی جائے گی۔ پرائیوٹ چینل مارچ تک کام شروع کر دیں گے۔

امریکیوں سے رابطے ہیں۔ قاضی

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے بتایا ہے کہ ان کے امریکیوں سے رابطے ہیں تبادلہ خیال ہوتا رہتا ہے امریکیوں سے ملنے سے انکار نہیں کیا۔

مسئلہ کشمیر پر ایٹمی جنگ

برطانیہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر ایٹمی جنگ ہو سکتی ہے پاکستان کی اہمیت مسلمہ ہے۔

رائے ونڈ فارم کے خلاف درخواست میں وزن تھا

سابق چیف احتساب کمشنر جسٹس (ر) مجدد مرزا نے کہا ہے کہ رائے ونڈ فارم کے خلاف درخواست میں کافی وزن تھا۔ سیف الرحمان کو مسلط نہ کیا جاتا تو زبردست احتساب ہوتا۔ نواز شریف سیف الرحمان اور شہباز شریف کے خلاف اداروں سے کمشن مانگے تو جواب گول ملا بے نظیر کے خلاف ریفرنسوں کی دوبارہ تحقیقات ہوئیں تو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

جنرل مشرف انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے جنرل مشرف انتقامی کارروائیوں میں مصروف ہیں حکومت شریف فیملی کو مشکلات سے دوچار کرنے کے یک نکاتی ایجنڈے پر عمل کر رہی ہے۔

رابطہ عوام مہم شروع کی جائے

سابق وزیر اعظم نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ بحالی جمہوریت کیلئے رابطہ عوام مہم شروع کی جائے گی۔ تمام جماعتوں سے رابطہ کیا جائے گا۔ جمہوریت سب کی ضرورت ہے۔ اے این پی نے مثبت اشارے دیئے ہیں۔ ائرپورٹ پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طیارہ کیس ڈرامے کا پروڈیوسر، ایکٹر، ڈائریکٹر اور رائٹر ایک ہی ہے۔

امریکہ مفاد پرست ہے۔ نواز شریف

ایک اخبار کو خصوصی انٹرویو میں سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ امریکہ مفاد پرست ہے۔

قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز
پروپرائٹر: میاں قمر لطیف
فون 04524-589

ضرورت ہے
سیلز مین کمیشن تنخواہ پر ضرورت ہے۔
ایف بی ہومیوپیتھک ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ- فون 212352۔

خوش خبری
بچوں کیلئے ویڈیو گیم اور گیم کیسٹ دستیاب ہے نیز سلائی مشین کی موٹر اور لیڈ- ہیئر ڈرائیر، واک مین ورائٹی- ڈیک ہر قسم اور سپیکرز اور سپیئر پارٹس- ایمپلی فائر-
سیل اینڈ سروس
جاپان الیکٹرونکس اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دلہن کے لئے تحفہ داغ دھبے رنگت کو صاف کرے
رحمان ابٹن
رحمان جنرل سٹور گول بازار
ربوہ فون 04524-995

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61